Department of Islamic Studies 17/06/ 2021 Paper MIS-103
M.A. Islamic Studies Semester- I Time: 11: to 12:

Topic: Principles of Hadith.

Dr Mohd Akram Raza

اصول درایت حدیث:

اصول نقد حدیث کے پس منظر میں، "درایت" کی اصطلاح معاصر اہل علم کے ہاں دراصل ان عقلی اصولوں کی نمائندگی کرنے لگی ہے جنھیں فقہاء نے اپنی فقہی واحکامی مباحث میں متن حدیث کی جانچ پڑتت کے لیے استعمال کیا ہے. امام ابو حنیفہؒ ان اولین فقہاء میں سے ہیں جنھوں نے متن حدیث کی جانچ پڑتال کے لیے ایسے اصولوں کا بھرپور استعمال کیا جنھیں آج "اصول درایت" سے تعبیر کیا جاتا ہے. امام موصوف کی طرف ان اصولوں کی نسبت نہ صرف بعد کے حنفی اصولیوں نے کی ہے بلکہ خود امام صاحب کے مایہ ناز شاگرد امام ابو یوسف کی تصنیفات میں ان اصولوں کے استعمال اور ان کے معیاری ہونے پر صحابہ کے آثار سے رہنمائی لینے کے سلسلہ میں بکثرت مواد موجود ہے جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ یہ اصول امام صاحب اور ان کے اصحاب ہی کے اخذ کردہ ہیں جبکہ بعد کے حنفی اصولیوں نے یں کی مزید تہذیب و تنقیح کا کام کیا ہے.

اس سلسلہ میں امام ابو یوسف (رح) کی تصنیفات کو بنیاد بنا کر ان کی عبارتوں سے براہ راست ایسے اصول تلاش کیے گئے ہیں جنھیں بلاشبہ نقد حدیث کے درایتی اصول قرار دیا جا سکتا ہے، چناں چہ اپنے مقالے "اصول درایت حدیث اور امام ابو یوسف-رح" میں مقالہ نگار" مبشر حسین" اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ حنفی فقہاء کے ہاں سند معتبر ہونے کے باوجود خبر واحد کی قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ وہ:

۱. خبر واحد قرآن مجید کے خلاف نہ ہو. ۲. خبر واحد سنت معروفہ کے خلاف نہ ہو.

۳. خبر واحد عموم بلوی کی قبیل سے نہ ہو. ٤. خبر واحد ایسی نہ ہو جس کے خلاف صحابہ-رض-کا عمل ثابت ہو. (فکر و نظر- ستمبر ۲۰۱۱ ع)

درایت کا لغوی معنی.

درایت کا لغوی معنی ہے سمجھ بوجھ، معرفت اور ادراک، جیسا کہ راغب اصفہانی-رح-اپنی کتاب المفردات، میں لکھتے ہیں.

ترجمہ. خوب کوشش کے بعد کسی چیز کو معلوم کرنا، درایت، کہلاتا ہے.

درایت کا اصطلاحی معنی.

متقدمین کے ہاں اس لفظ کو اصول حدیث کی کسی اصطلاح کے طور پر استعمال کرنے کی مثال نہیں ملتی، تاہم متاخرین مثلاً ابن الاکفانی، عزالدین ابن جماعتہ، امام سیوطی، حاجی خلیفہ وغیرہ نے اسے فہم حدیث اور نقد حدیث کے عمومی اصولوں کے حوالے سے بیان کیا ہے.

درایت کا تعلق فہم حدیث کے ضابطوں سے ہے یا نقد حدیث کے اصولوں سے، یا دونوں طرح کے اصولوں سے؟ اس سلسلہ میں اہل علم کی دو طرح کی تعریفیں ملتی ہیں. ایک کا تعلق فہم حدیث سے ہے جب کہ دوسری کا تعلق فہم حدیث اور نقد حدیث دونوں سے ہے. دوسرے لفظوں میں اولالذکر کا تعلق صرف مروی کی معرفت سے ہے جب کہ ثانی الذکر کا تعلق راوی اور مروی دونوں کی معرفت اور اس کے اصولوں سے ہے. آئندہ ہم ان دونوں تعریفوں کی مختصر تفصیل ذکر کریں گے.

١. درایت حدیث بمعنی فہم حدیث.

حاجی خلیفہ نے علوم حدیث کے ضمن میں "علم درایت حدیث" کو فہم حدیث کا علم قرار دیا ہے، چنانچہ آپ علم حدیث کو دو قسموں میں تقسیم کرتے ہوے لکھتے ہیں.

علم حدیث کو بنیادی طور پر دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے، یعنی علم روایتہ الحدیث اور علم درایتہ الحدیث. علم داریتہ الحدیث سے مراد وہ علم ہے جس میں احادیث کی نبی کریم (ص) کی طرف اتصال کی کیفیت کے حوالے سے بحث کی جاتی ہے. یعنی اس سلسلہ میں رواۃ حدیث کے احوال، ضبط، عدالت کو زیر بحث لایا جاتا ہے، نیز یہ بحث کی جاتی ہے کہ سند متصل ہے یا منقطع. اور اسی سے ملتی جلتی دوسری چیزیں اس میں شامل ہیں. یہ علم، اصول حدیث، کی اصطلاح سے معروف ہے، جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے. اور جہاں تک علم حدیث کی دوسری قسم علم درایتہ الحدیث کا تعلق ہے تو اس بارے میں واضح ہو کہ یہ وہ علم ہے جس میں حدیث کے متن کا معنی و مفہوم اور اس کی مراد کو عربی قواعد، شرعی ضوابط اور نبی کریم (ص) کے احوال کی مطابقت کے پہلوؤں کو زیر بحث لایا جاتا ہے. (فکر و نظر)

٢. درایت حدیث بمعنی فہم حدیث اور نقد حدیث.

امام سیوطی نے تدریب الراوی میں علم الحدیث کی دو قسمیں بیان کی ہیں یعنی:

١. علم الحدیث خاص بالروایتہ. یہ علم نبی کریم (ص) کے اقوال و افعال کی نقل و روایت کرنے، ان کے

ضبط کرنے اور ان کے الفاظ کو تحریر میں لانے پر مشتمل ہے اور.

۲. علم الحدیث خاص بالدرایۃ: یہ علم ان امور پر مشتمل ہے جن کے ذریعے روایت کی حقیقت، اس کی شرط، انواع اور احکام، راویوں کے حالات اور ان کی شرطیں اور مرویات کی اقسام وغیرہ معلوم کی جاتی ہیں.

اس سے معلوم ہوا کہ درایت میں فہم حدیث کے اصول وضوابط کے علاوہ نقد حدیث کے بھی تمام اصول زیر بحث لائے جاتے ہیں، خواہ ان کا تعلق سند ورواۃ سے ہو یا متن سے.

بعض اور اہل علم نے بھی روایت ودرایت کے حوالے سے قریب قریب یہی تعریفات نقل کی ہیں